

*Al Numaan Social Media
Services*

AHLE HAQ MEDIA

حکی
پیغمبر ملنا



Ahle Sunnat Deoband

DifaAhleSunnat.com

کفریہ ۲۵

لینی میں بھی مر کر ایک دن مٹی میں ملے والا ہوں

(الکوکبة الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیۃ ص ۱۹۶)

۱۹۶

تیرا بڑا ندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہ جماعت کوئی معجزہ نہیں یا کسی ذی علم ہی نے بعقصہ تقضیہ و تغیر فراش کر دی تو کسی یہ نہیں گی اس کی دوں بھاری پیش بندی کرنی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص ۱۴۶

”جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو سپریزہ سمجھنا یہ عادی ہے یہود اور قصاری اور جو سس اور منافقوں اور مکدوں اے اگلے مشکروں کی ہیں سپریز خدا ایسی ہی پاتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر تو شخص ایسی عادی ہے اختیار کرے اور مسلمانوں میں بھاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے راندہ ایسی نہ اے کے غصب میں گرفتار اور نہ اے کے دشمنوں میں شمار احمد طھسا۔“

ظاہر ہے کہ عوام بھارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لفٹ سُن کر کانپ جائیں گے محض کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا پسیں خویش ان سب کارستانيوں سے کام پورا کر لیا تا پر جی کی فہر کا کندہ امسدہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پر جی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا محققہ الحی سے مجبور ہیں غیبی کوڑے نے سب بئے تحمل بھاڑ دے کے پھانوں کے خیز مودی کش نے چنے سورا پھیڑتے سے جی کی جی ہی ہیں رہی بات نہ ہوئے یا تو www.alahazratnetwork.org وہی وسمت کی کرامات نہ ہوئے پائی

فقط ڈاہر القوم الدین خلّمُوا وَ الْحَمْدُ لِلّهِ سُبْالْعَلِيِّينَ (تو ناہم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی) ، اور سب خریبوں سرا ڈاہد رب سارے جہان کا۔ ت

کفریہ ۲۵: تقویۃ الایمان ص ۱۰، حدیث تویہ لکھی:

ام ایت لوسرت بقیری اکنت تسجد له (بیاؤ اگر میری قبر پر گزرہ تو تم اس کو سجدہ کر دے۔ ت) خود ہی اس کا ترجمہ یوں کیا کہ:

”بھلا خیال تو کرجو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو۔“

آگے جو گتنا حجی کی رگ اچھے جھٹ آفت کی، (ف) تکدر فائدہ یہ جڑ دیا:

”یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملے والا ہوں۔“

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے، کہاں تو وہ

لہ تقویۃ الایمان صحیح مذکور الاخوان الفصل الاول مطبع علمی اندر وون لو باری گیٹ لاہور ص ۱۵

تہمہ تقویۃ الایمان صحیح مذکور الاخوان ۶/۳۵



ام الوبایہ کے کفریات کے بارے میں پنکھدار ستارہ

الکوکبة الشہابیہ فی
کفریات ابی الوہابیۃ

۱۴۱۲

مصنف:

اعلیٰ نظرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ نظرت پیشواری

www.alahazratnetwork.org

تہمت نمبر 1

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں
حضرت شاہ اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہ جہنمی ہیں انہوں نے
حدیث پر جھوٹ بولا جان بوجھ کر۔
انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قبور کے منکر ہیں۔
(سنی تقویۃ الایمان ص ۸۰، ۸۱)

زندہ ہوتے ہیں۔ مولوی اسماعیل کا پنی کتاب نام تہاد تقویۃ الایمان
میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ لکھتا ہے: "یہ بھی ایک دن مرگ
میں ملتے والا ہوں" میں مذکور صریح حدیث کے خلاف اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر کھلا اقتراہ ہے اور اسی سے ہی لوگوں کے بارے ارشاد فرمایا گیا:-
وَمَنْ كَدَّى عَلَىٰ مُسْتَعِنَّا
اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے

عہ تقویۃ الایمان ۱۲

سے ابوداؤ دیلم حدیث ۱۵۰، دیگر حوالہ جات کتب تفصیل گزشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

128

سنی

لقویۃ الایمان

علام فضیل محمد رضا الحصطي طرف قادری



مکتبہ قادریہ

لہٰذا ملک سرکار و اکبر

۸۱

فَيُتَبَّعُوا مَقْعَدَنَّهُ مِنَ التَّكَارِ
وَهُمْ أَپْتَأْتُهُمْ مَكْعَدَهُمْ
رواه البخاری۔ مشکوحة ۳۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا، انہیں کرام علیہم السلام
پنی قبروں میں زندہ ہیں نہ از پڑھتے
ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں درماج کی رات، موسیٰ پیر سے
گذرنا اور دوہ اپنی قبر میں بسارت
پڑھ دیے تھے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تفوییۃ الایمان کی ایک عبارت پر اعتراض کیا جاتا کہ اس میں لکھا ہے کہ نبی مسٹی میں مل جاتے ہیں اور معاذ اللہ ان کا جسم صحیح سلامت نہیں رہتا۔

جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفوییۃ الایمان کی پوری عبارت آپ کے سامنے رکھی جائے اور پھر ان شاء اللہ اس پر تبصرہ کیا جائے گا:

۱۰

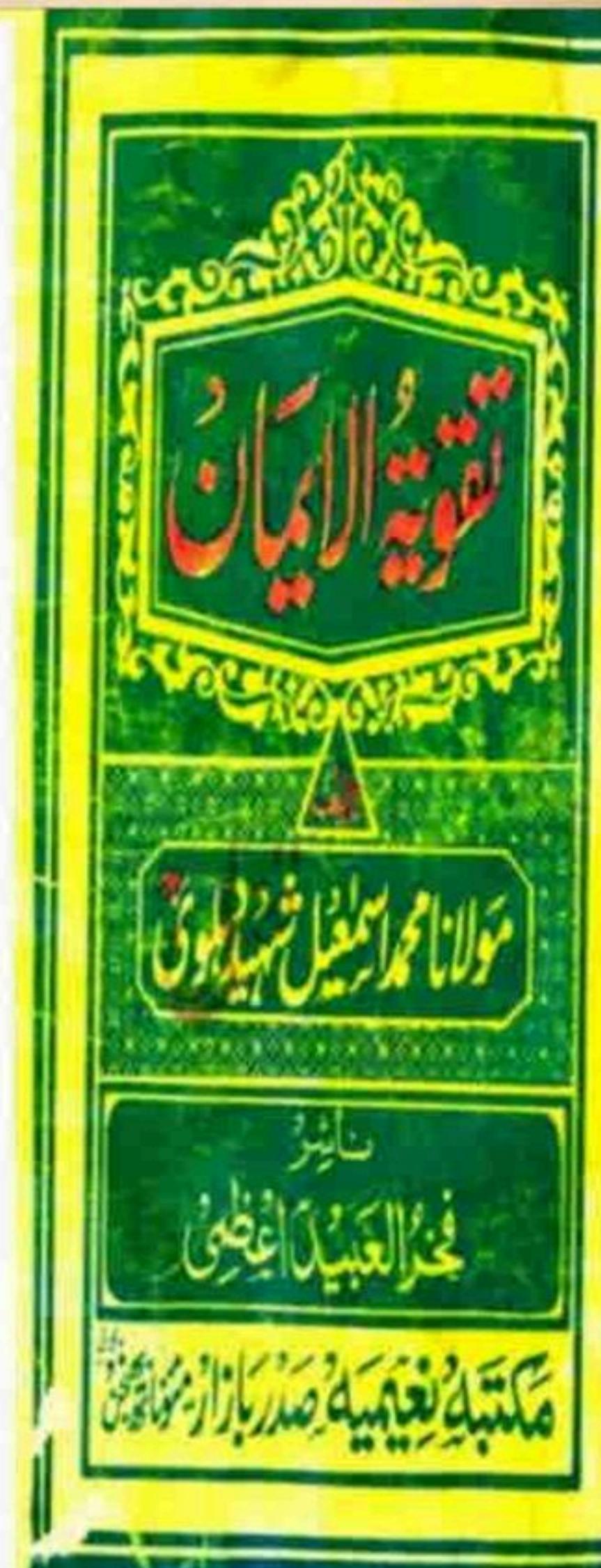
دن بیھارہا بہر سو، سکی سندھ پکڑے آدمی کو جانور کی ریس کرنی چاہئے۔
مشکوہ کے باپ عشرہ النصاریں تکھاہے کے ۔

آخرَ حَاجَ أَبُو دَادَ دُعْنَ قَيْمَىٰ مِنْ سَفِيدَ
قَالَ أَتَيْتُ الْمُحِيرَةَ فَرَأَى شَهَمَ
يَتَحْمِدُ دُونَ زَبَابَ قَهْمَ تَمَلَّتَ
نَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْنَى أَنْ شَيْعَدَ لَهُ قَاتِيْتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدِثَ إِذْ رَأَيْتُ الْمُحِيرَةَ
فَرَأَى شَهَمَ يَتَحْمِدُ دُونَ زَبَابَ
تَهْمَحَفَاتَ أَخْنَى أَنْ شَيْعَدَ
لَهُ قَاتَانَ لَيْلَةَ أَيَّتَ لَوْمَرُوتَ
يَعْتَبُرُى، كُنْتَ سَجَدُ لَهُ
مَدَدْتُ مَلَائِقَانَ لَدَنْقَعَلُوا ۔

ان وگوں کو کسجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بیت لائق سمجھ کر کریں ہم تم کو، سو فریا بمحکم و جلا خیال تو کرو جو گذر میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کھاہیں نے فریا تو مس کرو۔

فت:- یعنی اس بھی ایک دن مر کر میں ہیں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو بتے کر نہ مرے کیجی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ = کسی زندہ کو کیجیے = کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے = کسی بھان کو کیوں نہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والے ہے اور جو مر گیا سو کیجی زندہ تھا اور پیشہ کی قیدیں گرفتار، پھر مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے بننے ہی بنتے ہے۔



مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سودیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کھا میں نے البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لاکٹ ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کھا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سودیکھا میں نے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لاکٹ ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کھا میں نے نہیں فرمایا تو مت کر۔

ف: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لاکٹ ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے بھی۔

(تقویۃ الایمان، ص 88)

اس عبارت میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حدیث شریف کی تشریح و تفصیل ہے اور ان معنی خیز الفاظ کا حدیث کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس میں غیر اللہ کو سجدہ نہ کرنے کی علت بیان کی گئی ہے کہ جو مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہے اس کو سجدہ روایتیں سجدہ صرف اسی کو ہو سکتا ہے جو ہمیشہ زندہ رہے اور اس پر کسی وقت بھی موت طاری نہ ہو اور نہ وہ مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہو۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بیہاں مخالفین نے اپنی جہالت کی وجہ سے
مٹی ”میں ملنے والا ہوں“ کے جملے سے یہ سمجھ لیا کہ
معاذ اللہ حضرت شاہ صاحب کا عقیدہ ہے کہ انپیاء علیہم السلام اپنی قبروں
میں سلامت نہیں رہتے حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے۔ اردو وزبان میں یہ لفظ
یا جملہ دفن ہونے کیلئے بولا جاتا ہے۔

چنانچہ جامع اللغات، ج ۲، ص ۷۷۹ میں ملنا کے معنی دفن ہونا

و تالب ناگی۔ حبیم انسان ہے جو توف آدمی بھی
بپاک شخص ہے۔ پس من جس ہر شوغی یا تیزی ہو۔
مشی کے مول ہم لوں رتف، پست
۔ اور ہم۔ مشی کے مول پیچ ڈالنا دیکھ
نہایت سستا فروخت کرنا۔ مشی کے چھلکیو
وصفت، بیج توف۔ ہمن۔ مشی گرجاتا رہا زمیں
و بیکھر مشی پڑھتا ہے۔ مشی لے ڈالنا دیکھ
ہے۔ بارہ تاہماں۔ مشی ماس کھاتے والے
و سنت پاگوشت خوارت میاں اصل ہیں۔ مشی
ماں گتارستی بھی سے حرک و قن اور مشی ہی نے
کی تکرہا مشی میں اٹتا یا سفرا رہنے سے مشی
سے بھر جاتا۔ و مول ہے۔ مشی میں رنگتندھنک
ہت فیش ہے۔ تک مشی میں لوثتا رہ زم، غاک ہے
رہتا۔ غاک میں وہ مشی میں مشی ٹھانٹا رہ سکتا
ٹھانٹا۔ لامہ میں ہدن جدت آجیوند غاک ہدنا۔ مشی میں
ٹھانٹا رہ سکتا۔ اُہ قن گرتا۔ ہے باہت ش نامہ پاک دنکتا
تے کا پید کرتا۔ بے نشان کرنا ہج گنو ایک۔ ندیسے
کرتا۔ مشی میں مل جائتا رہ زم، غاک میں
مل جاتا۔ جسم کا غاک ہدنا کا خوب ہو جاتا۔
چیڑھاتا۔ سقیا نامہ ہدنا۔ وہ مشی ہو جاتا۔ یا
ہو جاتا۔ وہ زم، وہ مشی ہونے بیٹھی کرتا۔ غاک ہونتا۔
و اکھ دینتا۔ غاک میں ملتا ہے ہدن ہوتا رہ جوں۔ عذرنا۔
وہ سیدہ ہ چرنٹا۔ بے روف ہونتا۔ پیچ کا پڑتا۔ اکھ دینتا
وہ شرمندہ ہونتا۔ وہ بیست ہوا، فرسو، وہ بھاتا۔

شک ڈالتا۔ میٹی ڈلوانا نامہ، دیکھو آخی
لئے میٹی ڈھونتا، متعدد بیٹھی ایک بیگ سے
مدھسری چند لے جاتا۔ مزدود رہی کرتا تھا سخت
عسیت، شاہزادے بے قائدہ کام کرتا۔ میٹی
ڈھنے جانا دلادھم، ڈھن قابو سیس تیر پتا۔
جسم بہ گوشت مر جانا ڈھرنے کھدن قریب ۲
آ جاتا۔ میٹی سوارت کرنا (متعددی)، چونا
و لانہ سہ، دیکھو میٹی ڈھنائے گھننا۔ میٹی سونگھانا
و متعددی ہیجھش تھے جی کے ناک پاس پانی ڈال
کر میٹی لاتا۔ اس کی خوشبو سے چورخ آ جاتا
ہے۔ یہ دن کیستیں جوان ہر اگر وہ مسے کی دوائی رہتے
دہتے۔ **میٹی سے میٹی مل جاتا رہنم**
سمت کا دخن ہر جاتا۔ میٹی سے تھیں نکالا

ہے۔ سالیہ بیانیں ملکے ہے۔ مشی ہنوز
گرنا دستیکا ہو نا رہا ذمہ دار ہے دن میں شامل
ہوتا ہے دن پر نا۔ گرفتاری میں خراب کرنا داخل
ہو گی بھائے خالی نیک، مشی کا برتن دنک
وہ برتن جو کھار مشی سے بنائے چڑے میں پکاتے
ہیں۔ بھی برتن۔ مشی کا پتلا یا پچھوڑ کر بھائی
مشی کا پچھر دن کر جا کر ساپتو۔ انسان سا
ہے۔ مشی کا بھتو یا ہے۔ معمونا، ذکر، پسائیں
آہی مشی کا تسلیں، کہ، ایک قسم ہے جو زمین
سے لاتا ہے اور کوئی دن بھروس کے اور یہ نکال
ہیں۔ یہ فتنی کے پسند اس بدلاتے ہیں اس سے
صاف کر کے خینتوں صورہ اور غیرہ میں بدلاتے
ہیں۔ اس محنت میں اسے پڑول کھلتے ہیں۔
پڑول پر مشی کا عطر دنکر، ایک قسم کا محر مشی
کار بیٹھیج، لاتا رہنسی، تھیں کا اس جگہ،
جہاں مرتا ہے مشی کا مادھو و صفت، جو تند
و تند کا کام تھا۔

امن سی رویہ یا ارتاد منعی، اخراج بند
بکار نہ کر پاد گرنا۔ ضایع گرنا تے میو گر دینا۔
مشی کے ہجت پاکہ یتلد کہ ناہ فیرہ، ششہ اگر
دینا۔ پہنچ کر دینا۔ مشی کھانا رستہ سی
ڈپچے اور عده تھس، یہ سکر قہیں، آگوشت کھا جائیں
بنو، مشی کے برابر لتف، یہ وقت۔ ہفت
در کرتا ہوتا کے ساقہ، مشی کی ٹکلیا درٹ



نوراللغات میں ہے کہ مٹی میں ملنا یعنی دفن ہونا اور پھر اس معنی کے صحیح ہونے پر شعر سے استدلال کرتے ہیں میں تو خاک کا پتلا یوں ہی تھا قضاۓ نے اور مٹی میں ملادیا (شادی) (نوراللغات، ج ۳، ص 484)

(نور اللغات، ج ۲، ص ۴۸۴)

مادہ۔ درند، جہاں کی ہو مری مٹی وہیں مجھے پوچھیا۔ وہ سر زمین
مجھے اے آس ان نہیں معلوم ہے سیت۔ رہا تاش، جبل ار قیب سید رہ
حد سے میں سمجھتا۔ ہوئی ہے گیر کے مرے کی شعلہ زن مٹی۔
صفت ہے رونق۔ بیکار دا نہیں، مٹی ہے سلطنت جو طے
کائنا ت کی وکنایہ ہے اس شخص سے جو مردہ دل اور افسوس
طیعت ہو؛ کنایہ ہے اس چیز سے جو بیکار ہو گئی ہو۔ درجراست،
دہ اس زمین سے مکاںوں دُر معافی اور کہ جس کے آگے خالع
کا ہو سخن مٹی۔ مٹی آختا۔ رکنا یہ، مر جانا۔ رُشرفت، مل گئے
مٹی میں آجھی بھی جہاں سے بٹی۔ خاک بخ خاک ہوئے خاک
میں شامل ہو کر۔ مٹی اڑاتا۔ رکنا یہ، کمیں بار بار آ جانا۔ خاک
اڑاتا۔ دعا شوق، مٹی اڑانی ہم نے تریے در کی اس قدر نعمت
کے پرے خاک ہو گردوں کے خواں ہیں۔ مٹی بر باد کرنا۔ کسی کی خاک
اڑاتا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ پیدا نام کرنا۔ مٹی بر باد ہونا۔ لاتم (ونع)
غیر سماخوں بھانا مری تریت پر ضرور۔ آبرودار کی مٹی کمیں
بر باد نہ ہو۔ مٹی پانا۔ دفتر ہونا۔ درند، ہوں بدن عیب کے بھی مٹی
نہ بیاں گا۔ سیرا اسید وہا سے لوگوں کن عیش۔ مٹی پر لڑنا زمین
پر جھیکڑا کرنا۔ مٹی پکڑنا۔ جگہ پکڑنا۔ جنم جانا۔ مقام کرنا۔ درجرا جبیش
میں لا جکے بخ اُسے سیرے ولوے۔ مٹی پکڑ کے دشت میں کھا ر
ریگیا۔ مٹی پکڑے سوتا ہوتا ہے۔ ایسا صاحب اقبال ہے کہ اگر
مٹی پر بھی یاد ہے اس تا ہے تو وہ سوتا جیسا قائدہ دیکھی ہے۔ مٹی
پلید کرنا؛ ذلیل و سوا کرنا۔ بڑا حال کرنا۔ درگت کرنا؛ دستا نا۔
دفن کرنا۔ ہنسی اڑاتا۔ مٹی پلید ہوتا۔ مٹی خراب ہوتا۔ مٹی خوار ہوتا
ذلیل ہوتا ہے عزت ہوتا۔ بر باد ہوتا۔ نہایت دکھ میں ہوتا۔

کیا دھری بخی کر چکے سے سوپ وی - بخی میں دینا۔ کسی کے
با عقہ میں دینا۔ بخی میں خاف ہوتا۔ استخارہ میں قاعدہ ہے
اگر طاق ہوتا ہے تو کام کی اجازت معلوم ہوئی ہو۔ (عائش)
استخارہ، یکجتنے ہیں اسی پر گھر آنے پر آج سانگتا ہوں میں ہو عا
مشی میں انکی طاق ہو۔ بخی میں ہوا بند کرنا۔ ناممکن کام کے
انجام ہی کا خیال کرنا۔ کار عیت۔ رتنا خ، ہوا ہوں کر کے
کیا مشتبہ خس بند۔ ایسی اڑجاں رہ جائے نفس بند بخی ہیں
ہوتا۔ قابو میں ہوتا۔ قبضہ میں ہوتا۔ اختیار میں ہوتا۔ رد اخ
کر سیانگاب خاتے دل اسیر۔ آپ کی بخی میں ہے صیاد کیا۔ بخیوں
کثرت خاہر کرنے کے لئے۔ دشوار سخددی لگا کے ہاتھ دہاچکو
کر پر جو بند۔ کیوں بخیوں خاک پڑے آفتاب پر۔

مُسْتَحْسِنًا۔ رددہ، موٹت: بل کی مئوچھے، کمانات کی دہ جگہ جہاں یا باعث
رہتا ہو، مئوچھے قبضہ، اگر کی پتی (رکھنے تو)۔ عو۔ ایک قسم کا زیور
چو قلم کے مش ہوتا ہے۔ اور اس میں تعمیل کر کھکر باند و پر باندھتی ہیں
مُسْتَحْسِن اس جمع۔ مُسْتَحْسِن اقلم۔ مذکر۔ حچھوڑا اقلم جو مسٹی سے حچھوڑا ہو۔ دفترہ
مُسْتَحْسِن اقلم سے اُستاد کو سکھانی پڑتی ہے۔ مُسْتَحْسِن انا۔ رددہ، ہاتھ میں
پکڑنا۔ موکھ کرتا بیٹھ کر قبضہ میں لانا۔ مُسْتَحْسِن میں لیتا۔ سُتھیانا
ہر چیز کا مسٹی میں رکھنا۔ عموماً اور آنہ تھاں کا خصوصاً
چیز لگانا۔

مشی۔ وہ۔ یہ فقط باتکر اور بالفتح دو قوی طرح استعمال میں ہے لیکن یا انکسرز یادہ فضیح سمجھا جاتا ہے، موٹت ڈزمین چمیلی مشی کچھڑی ڈینا کرہ اور متن ڈگرو۔ غبار۔ خاک۔ دھول۔ ریت۔ ریگ ڈ را کھ۔ خاکستر۔ میلا۔ (کرتنا۔ ہوتا کے ساتھ) ڈخیر سر شرست

یہاں مٹی "میں" ملادیاکے معنی مٹی "میں دفن ہونا" ہیں۔ اسی طرح اردو کی بسی سو طریقے لغت اردو "لغت تاریخی اصول" پر میں مٹی "میں مل" جانا کے معنی مٹی "میں دفن ہو جانا" کے کئے کئے ہیں اور پھر عبارت نقل کی گئی

مٹی کے ساتھ مل جانا

بے جان جسم کا مٹی میں مل جانا، مٹی میں دفن ہو جانا، جب پانی رخصت ہو جاتا ہے تو باقی صرف مٹی رہ جاتی ہے جسے قبرستان میں چھوڑ آتے ہیں کہ مٹی

مٹی کے ساتھ مل جائے

(۱۹۸۰ قصہ تیرے افسانے میرے ص ۳۱۱)

(اردو لغت تاریخی اصول پر، نج ۱، ص ۴۰۶)

معنی کے ساتھیہ الف

۳۰۶

بیکے اپنا کرتے ہیں)۔ سب سماں تباہت کہا کری ٹھیں بیہے، کوئی گھاس کہا ہے، کوئی پھل۔ کوئی یہول۔ کوئی مٹی۔ کوئی آپس میں ایک درست کاشت کھایا ہے ہیں (۱۸۸۸، رسالہ تقدیم)۔

اُسے داغ خوب ہے
ہو غوش بخود ہے
مودو کھو، مودو جو ہے دقوف، کم حمل۔

کھیتچنا ہمارہ

تسری سلطانی کی جس کو شاکر ملکی جیسی

(معاری) کھدی ہوئی مٹی کو پھادڑے سے سست کر ایک طرف کرہ (۱۹۰۱۰، اپ ۹۰)۔

گز جانا ہمارہ

بیہاں کیتے بکتے ہیں مٹی کے جہاں

رک: مٹی ڈسے جانا: ہدن قایروں میں نہ رہنا، جسم کا کشت مر جانا، مرنے کے دن قریب آ جانا (پاس اللہات)۔

کوٹنا اس سر: ہمارہ

کہ ہونا: سر جانا، بورے شاہ پانی سے
بندب ہو گیا تھا (۱۹۸۴، قصہ تیرے

لے ڈالتا ہمارہ۔ پھادڑے کوئی دوز کے جانا، کسی محمد یا کسی کام کے لئے کھن مسلسل پھر لگاتے رہتا۔

ساتھی چات کی جائے بیانے کی

تم بھی ترے مٹی کے مادھو

پار پار آتا جانا، کسی کام کے لئے کھن دوز دوز کے جانا، کسی محمد یا ملکی سادی کے گردیاں دانہ دانہ نہ ہو جانے کی مٹی لے دل۔ (۱۹۰۸، سچ زندگی - ۱۹۷۲)۔ یہ بھی دھن کے بکھرے ہے یہاں جاتے رہے ان کی دلیل کی مٹی لے دل۔ (۱۹۹۵، سکھیت گوہر - ۱۹۸۱)۔

لینا ہمارہ

ہاں چاروں کا
دل دل بھی ہے

لے زندہ دُن ہو جانا، مان دھاماں تھوت ہو گیا اور رنپت نے اس کے ساتھ مٹی فی بھی زندہ دُن ہو گیا۔ (۱۸۲۳، حجتیت پشی - ۱۸۵۲)۔ تحریر کے طور پر مٹی لے جانا۔

کسی کی طور پر کھا کر بیدھا ہے اس قدر رنج

تی کے بھی سلسلہ مرا جنم دیتے

کر جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لیتا ہے (۱۹۰۵، داغ، یادگار داغ - ۱۸۰۰)۔

لے لینا ہمارہ

دل مٹی کے سول
بھر لے بچے

کوشت خوار، خوار کہانے والے: (محاز) مسلمان (فریب آئینہ)۔

مانٹھنا ہمارہ

کے بیہاں مٹی کے سول دال آتا (۱۹۸۲،

لگوں سے اپنی بیت کے دُن میں شریک ہوتے اور مٹی دینے کی جتنا کرہ۔

ٹاک میں بھی جو ملوں میں تو کسی سزا میں

تم سے مٹی بھی نہ اے کرو مسلمان، لگوں

لے لانے کے ساتھ کھوی نسل کا سودا کر دے

لے لانے کے ساتھ مٹی کے سول دال آتا ہے (۱۹۸۲،

مٹی کے ساتھ مل جانا ہمارہ

لے لانے کے ساتھ مٹی میں دُن جانا، مٹی میں دُن ہو جانا، جب یا فی رخصت ہو جانا ہے تو

باقی صرف مٹی رہ جاتی ہے جسے قبر جان میں پھوڑ آتے ہیں کہ مٹی، مٹی کے ساتھ مٹی جاتے۔

وہہ سے مٹی کھانا (عوما) عمر تھیں اور

اللهات)۔

Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068

جلد ہفت داہم

(اُگن تا لھینا، م تا متزاہ)

اردو لغت بورڈ کراچی

وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان کا خود مختار ادارہ

مٹی سے مٹی مل جانا

میمت کاد فن ہو جانا، پیوند خاک ہو جانا (فیر وز لغات ۱۲۰۲)

۷

فِي رُؤْسَ الْقَنَاتِ أُمُّهُ

مشی پلید کرنا۔ ذہل در سوا کرنا۔ بیا حال کرنا۔ درگت بنانا۔ دق
مشی پلید کرنا۔ پیسی اڑانا۔

مشی خراب بونا۔ مشی خاب بونا۔ مشی خوار ہونا۔ ۱۰۔ معاورہ) ذہل بھونا
پیہ فراز بونا۔ بیر باد بھونا۔ پیہیت دکھ میں بھونا۔
مشی سخور پنا۔ ۱۱۔ معاورہ) کسی جوڑ پر مشی لگانا۔ پیٹر کرنا۔ کبھل کرنا۔
مشی شکھانے لگانا۔ ۱۲۔ معاورہ) اچھی طرح کفن و قن کرنا۔
مشی تھکھاتے نکش۔ ۱۳۔ معاورہ) اچھی طرح کفن و قن ہونا۔ مردے کی تجھیز لکھنی
حیثی قاعدہ سرانجام پاتا۔

مشی خراب برپنا۔ ۱۷۔ معاورہ) پریشان رہنا۔ سرگز دالنہ رہنا۔
مشی خراب کرنا۔ ۱۸۔ معاورہ) ۲۰۔ مردے کی تجھیز لکھنی اچھی
طرح دکھنارہ، درسا کرنا۔ ذہل کرنا۔ پہنام کرنا۔ ۲۳، ست، ۲۴۔ تھیف
دینا۔ سبڑاں کرنا، دم، احمدی پینا۔ بھنسی اڑانا، دھن، برپا کرنا۔ تھاہ کرنا۔
ستی ناس کرنا۔

مشی خراب۔ ۱۹۔ خ) ۱۰، برپا دسی۔ تباہی۔ خرابی۔ ستی ناسی رہ، بیہ عرقی۔
ذلت۔ رسوائی۔

مشی خراب بونا۔ ۱۰۔ معاورہ) میمت کا اچھی طرح نہ اٹھایا جانا۔ ۲۰، جتنا م جونہ
خیان ہونہ، ذہل بھونا۔ رسوائہ ہونا۔ ۲۱، درگت بھنا۔ بیا حال بونا (ہمیں) دق بھونا۔
جیساں ہونا، دھن، تباہ ہونا۔ پریڈر بھنارہ، آوارہ بونا۔ پریشان بھونا۔ ۲۲،
بھونا۔ بیہ تقدیسی بونا۔

مشی دینا۔ ۱۷۔ معاورہ) دلن کرن، دمن کرن، دمنانہ، دمن کرن، دمن کرنے کے دفن بھنے کے
رسد قریب تھوڑی سخوری مشی ڈالا۔

مشی ڈالنا۔ ۱۸۔ معاورہ) خلک ڈالنا، ۲۰، چھپا۔ پرده پوشی کرنا۔ ۲۳، لستہ سعینا
چالا۔ صاف کرن، دلگز کرن۔

مشی ڈالو اما۔ ۱۹۔ معاورہ)، جب کسی کی کلی چیز جو رسی پوچھا تھا تو مشتری خیس
سے کسی خاص بجگ پر مشی ڈالو اتے ہیں تاکہ چور، فال کو دہان ٹھال دے۔ اس طرف
اک کا پردہ ڈھکا سبستے۔

مشی ڈھوننا۔ ۲۰۔ معاورہ) مشی اٹھ نئے کی مزدودی کرنا۔ قتل کا کام کرنا۔ دست
میسیبت اٹھانا۔ بیہ لفظ کا کام کن۔

مشی ڈھرھے جانا۔ ۲۱۔ معاورہ) ۲۰، ڈن قابو میں درپرستہ جسم کا گوشہ مرجانا۔ جسم
کی سکتی حد تک رہنا، در منف کے دن قریب آ جانا۔

مشی سے مشی ٹلن جانا۔ ۲۲۔ معاورہ) میمت کا دفن یو جانا۔ پیور نہ شاک
بھو جانا۔

مشی عزر کرتا۔ ۲۳۔ معاورہ) مشی تھکھانے لگنا، مردے کے دفعہ میں شرکیہ ہونا
لیٹھے ہاتھوں سے دفن کرنا، بڑا، بھاگوں، دا بنا۔

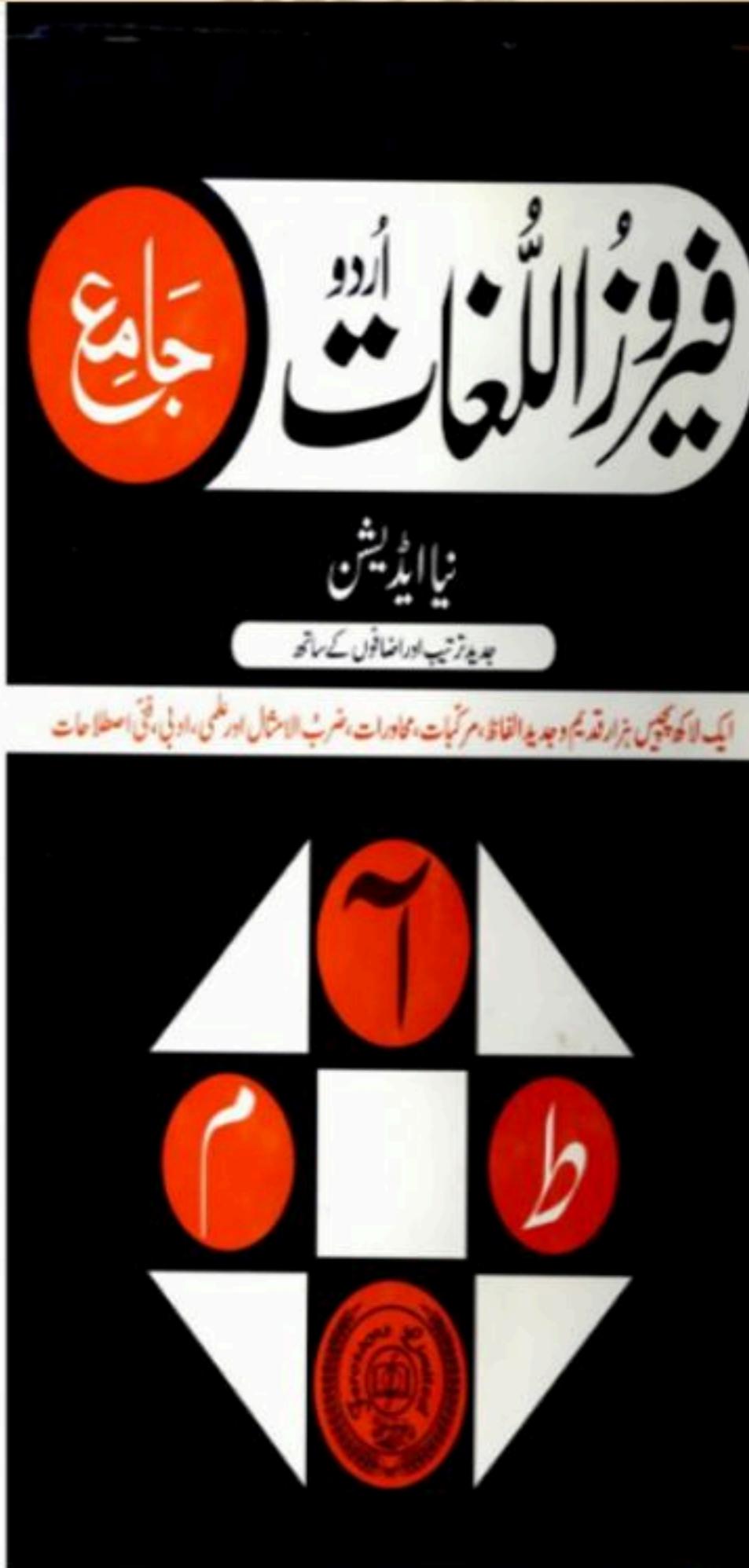
مشی کا پسلنا۔ ۲۴۔ خ) خنکی جسم د جانان، انسان۔

مشی کا پچھر۔ ۲۵۔ خ) خنکی قاب۔ خلک جسم۔

مشی کا سختو۔ ۲۶۔ خ) مبتدا۔ کم مغل نہ کرہ۔

مشی کا سائل۔ ۲۷۔ خ) ایک جسم کا پر بیدار تسل جو زمین سے لکھتا ہے اور لیپ

بے درگ کسی سے بات نہ کرے۔ ۲، آنٹا آدمی۔ دو شخص جو اپنے دل کا
حال کسی سے نکلے
مشکو لا۔ ۳۔ مشکو۔ (۱۵-۱-حد) میلان۔ مشت نزدی۔ ہندو دس۔
مشکو بے لگانا۔ ۴۔ میا درہ، میلن لگانا۔ ہندو رس۔ مشکو مارنا۔
مشکی۔ ۵۔ مشکی۔ مشکی۔ (۱۵-۱-حد) مشت، ایکوں کا پیارہ۔ پرسر دل، مشکی رق،
مشکی۔ (مشکی۔ مشکی)، ۶۔ مشت، مشت۔ قبضہ۔ چھپل رہ، ملکی رسم، ایک
مشت کے پرایے مقدار۔ اپ بھر دم، گرفت۔ پکڑ دھ، پتہ پا تھکی
مقدار جو نہ پانے میں آتی ہے زہ، مالش رے، دو مشکی بھر نہ جو غیرات کے
لیے انکلتے ہیں۔
مشکی بھر۔ (۱۰-۵-مشت) اپ بھر۔ ایک مشت مقدار کے برابر۔
مشکی رمشکی، بھرنا۔ مشکی کرنا۔ پاؤں دبانا۔ مالش کرنا۔
مشکی کرم کرنا۔ (۱۰-حد) رشوت دینا۔ مشت بھر فی درینا۔ کسی کے ہاتھ میں
نشستی دینا۔ (۱۰-۵-مشت) ناجائز قائمہ اٹھانا۔
مشکی مشکی۔ (۱۰-تابیع منع) مشکی بھر۔ اپ بھر۔
مشکی ملن۔ (۱۰-حد) رشوت پہنچانا۔
مشکی میں۔ (۱۰-تابیع فعل) قبضہ میں۔ غایب میں۔
مشکی میں دھرا بھونا۔ (۱۰-حد) معاورہ، پاک سو بودھ، بونا۔
مشکی میں دشنا۔ (۱۰-حد) معاورہ، کسی کے ہاتھ میں دشنا۔
مشکی میں طاق بھونا۔ (۱۰-حد) استغفار میں تھادہ بے الگ طاق بھونے
کام کی اپوازت: حقیقی ہے
مشکی میں بوا بند کرنا۔ (۱۰-حد) معاورہ، تا مکن کام کرنے کا خیال یا الادھکنا۔
مشکی میں بونا۔ (۱۰-حد) معاورہ، قابو میں بونا۔ قبضہ میں بونا۔ انتیار ہیں بونا۔
مشکی۔ (مشکی۔ یا، ۱۵-۱-مشت) ہل کی موڑ، دل کی موڑ، دل کی دو بھر جہاں ہل
رسیتا ہے دل، قبضہ۔ موڑ، دم، گرد کی پیٹی دھ، ایک قسم کہنے والوں کو جو گل
بکھرتا ہے اور اس میں تسویہ رکھ کر بات دھتے ہیں۔
مشکیا قلم۔ چھپ جا قلم جو مشکی سے چھپنا ہوتا ہے۔
مشکیا نہ کرنا۔ (۱۰-۱۰-حد) میں، میں، ہاتھ میں پکڑنا۔ پیشیر کا موٹھ کر کار، قبضہ میں
ہیجئ۔ مشکی میں لیتی ڈھیتا دار، میلن لگانا۔
مشکی و مشکی۔ (۱۰-۱۰-مشت) ازیں۔ دھر قر، گلی مشی۔ کیمپر، س، خاک
دھوول، دم، دشنا۔ ستار۔ گرہ نہیں دھ، رسیت۔ ریگ، ۱۰، راکھ
دھنکستردے، خیر۔ سر شست۔ مادھ۔
مشی اٹھنا۔ (۱۰-حد) معاورہ، اٹھنا۔ فلت ہمن۔
مشی اٹھانے۔ (۱۰-حد) معاورہ، اٹھانے۔ بار بار آتا جانا۔
مشی بر پا د کرنا۔ (۱۰-حد) میتے کو رسمی کرنا۔ کسی کو رسومے مام کرنے، ذمیں د
خوار کرنا۔ چہنامہ کرنا۔
مشی پڑنا۔ (۱۰-حد) معاورہ، میت کا قبریں دفن بھونا رہ، جھگڑے یا
حناز عر کا ختم ہونا۔
مشی کو رضا۔ (۱۰-حد) معاورہ، جگر کچھ دنا۔ جنم جانا۔ مقام کرنا۔
مشی کو پختے سونا۔ بوسا۔ بوسا۔ (۱۰-مشل) ایسا صاحب اپال جے کر شی



الحمد لله، هم نے اردو لغات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مٹی "میں" ملنا
کے معنی دفن "ہونے کے ہیں اور اردو زبان میں اس محاورے کا
استعمال نہ "5" اور "اشعار" دونوں میں ملتا ہے اور اردو لغت کے
بلغاء نے اس کو استعمال کیا ہے۔ اللہذا اس عبارت پر اعتراض کرنا
محض جہالت اور تعصیب ہے۔

بانی دین رضا احمد رضا خان بریلوی اور اوسکے بیٹے کی اردو جہالت آپ دیکھ کے ہیں اصل میں رضا خانی امت حقیقت چھپانے کیلئے ہی چور چپے شور چور پچور کے مصدق ایک مافوق الفطرت شخص بنانے کر

(۲۷۶)

علم نہ اپنے قلم... دولت اور دینی کتابوں کے سوچ پھنسہ ہو جو عرب و عجم کا رہنماؤں کو فرم کہنے کو کیا کہا جائے کسی سے شعر سننے کی فرمت کہاں سے ملتی ہے۔ مگر شان جامعیت میں کمی کیسے ہو اور مملکت شامی میں برکت کہاں سے آئے۔ اگر اعلیٰ حضرت کے قدس اس کو نوازیں۔ حضرت حسان ہبیش جس رشک جہاں سے سرفراز تھے اس کی طلب تو برعاشن کیلئے سرمایہ حیات ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کے حمد و نعمت کا ایک مجموعہ کئی حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ پڑھنے والوں اور سننے والوں کوستی عطا کرتا رہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا لغزشوں سے محفوظ پار رہتا: علامے دین کے اعلیٰ کارنا میں چودہ صدیوں سے چلے آ رہے ہیں مگر لغزش علم و فتنہ لسان سے بھی محفوظ رہتا یہ اپنے بس کی بات نہیں۔ زور قلم میں بکثرت تفرہ پسندی میں آ گئے۔ بعض تجدید پسندی پر اتر آئے۔ تصانیف میں خود آ رائیاں بھی ملتی ہیں۔ لغزوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں۔ قول حق کے لہجہ میں بھی بوئے حق نہیں ہے۔ حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر یہ تھاعت کر لی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی حضرت مولانا بزر الحلوہ فرجی محلی یا پھر اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم نقطہ برادر خطا کرنے اس کو نا ممکن فرمادیا۔ ذلیک فضل اخوبیوں نے من یقنتا۔ اس عنوان پر غور کرنا ہوتا قادی رسولیہ کا گہر امطالہ کر دیا ہے۔

فتیہ اعظم کا ایک عظیم ڈیلیل حاشیہ جن چار مجلدات پر مشتمل ہے وہ حاشیہ امام ابن عابدین شاہی بہبیت کے قادی "ردا الحکاہ" پر ہے۔ جسے آپ نے نام " جدا المدار " موسوم فرمایا ہے۔ لیکن یہیں قیمت حاشیہ اسی ذخیرے میں پڑا ہے جو ابھی محروم اشاعت ہے۔

منوئی تعالیٰ کسی ایسے مر ڈیلیل کو پیدا فرمادے جو جملہ تصانیف مجدد اعظم میہنڈا کے لئے "مرزا شاعت ملوم امام احمد رضا" قائم کرے اور آپ کے جواہر علمی کو جلوہ طباعت دے۔ آئین

و سال مبارک: آپ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ مطابق ۱۹۲۱ میں مدح المبارک کے دن
یعنی اذانِ جمادی کے وقت اپنے نالق حقیقی سے بھاٹے۔

اَذْيَةٌ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

آل حضرت امام حنفیہ کے قلم
شریعت کے بارے نوں تختہ

حکایاتِ شریعت

دینی درجہ

الافت احمد رضا خان

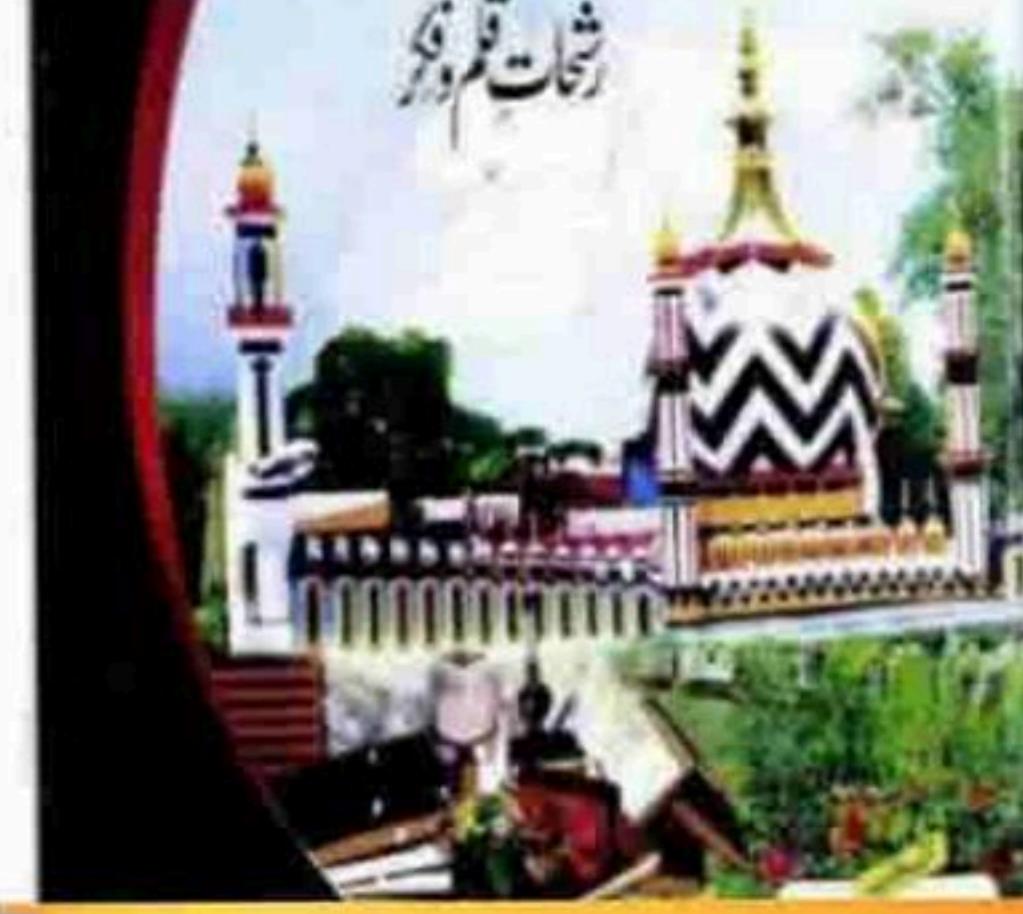
نظم ائمہ کتب کا

پیش کیا گیا فاضل بریلوی کو مگر حقیقت بلکہ اس کے بر عکس ایسے حوالہ
جات صرف دین رضا کے پیر و کاروں کو سبز پاسخ دکھانے کیلئے کیا گیا
ورنہ علمی حلقوں میں فاضل بریلوی بلکل ایک بر عکس شخصیت ہیں

لہذا آپ کی علمی، جو تحقیق، نتیجی اور مسلکی خدمت کی بنیاد پر مسلک امام اعظم آپ کے ہم کے ساتھ مشہور و معمار قاف ہو گیا۔ ملائتے قرأتیں اور فتحیہ کے میرے "مسلک امام اعظم" کو "مسلک اعلیٰ حضرت" کا نام دے دیا۔ لہذا ماہشی کی طرح آج بھی "مسلک اعلیٰ حضرت" کی "مسلک حق" ہے۔ جو شخص "مسلک اعلیٰ حضرت" کا پانچی و مساعی ہے ضرور وہ مسلک حق سے عاری و برگشتہ ہے۔ کل بھی اعلیٰ حضرت کا آنکھ مسلم و فضل و حکمت، سماں حق و صداقت، یہ مردی ہاتھی کے ساتھ درست احتوا، آج بھی ہے اور فضل خدا در رسول سے آئندہ بھی رہے گا۔

امی حضرت محمد داعیم امام احمد رضا قدس۔ ۵) ولادت پا سعادت ۱۰ نوامبر ۱۸۷۲ء مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء یعنی ہفت بوقت عکم بریلی شریف میں ہوئی اور
حوالہ میں ۲۵ ستمبر ۱۳۴۰ء مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء یعنی جمعہ دفع کراچی میں ہوتے ہوئے
دعاں ادا کیے گئے۔ مزار پر انوار حلقہ سوداگران بریلی شریف میں نیشنل ٹکنیکل کالج

امنی حضرت امام احمد رضا قادری میں تین باریوں میں اسیں سب سے پہلے اپنے
عنتیم ناگزیر دعویٰ کر دیا۔ ۶ سال کی عمر میں بڑے بڑے علماء و فضلاً میں موجود گردے۔ جیسا اور رسول
کے موضوع پر تنبیہات کا سیماپ اور ملکی تقرر برقراری۔ تینے علماء و فضلاً میں موجود گردے۔
8 سال کی عمر میں فن حمو کی مشہور کتاب "چدییہ افہم" کی عربی زبان میں شرح لکھ کر بدل علم و فن آر
جمنت و استحقاب میں ڈال دیا۔ 13 سال ۱۵ ماہ اور ۴ دن کی عمر میں رشادت کا ایک اہم قتوی
لکھ کر ۷۰ قاصدہ قتوی نویسی کا آغاز کیا۔ آپ نے رسول تعلیم کے لئے اسی درس میں داخل ہیں
یا انکے جملہ علوم و فتوحون آپ نے اپنے والدگراہی حضرت ملتی نعمی ملی خان صاحب تبلیغ ملیہ الرحمۃ
سے مالکی کیے۔ اس سے والد ماہد حضرت ملتی نعمی ملی خان صاحب کی جملات ملی کا اندازہ
کیا جاسکتا ہے کہ آپ سے تعلیم مالکی کے آپ کا فتحزادہ اہل علم و حکمت کا امام ارادہ نہیں

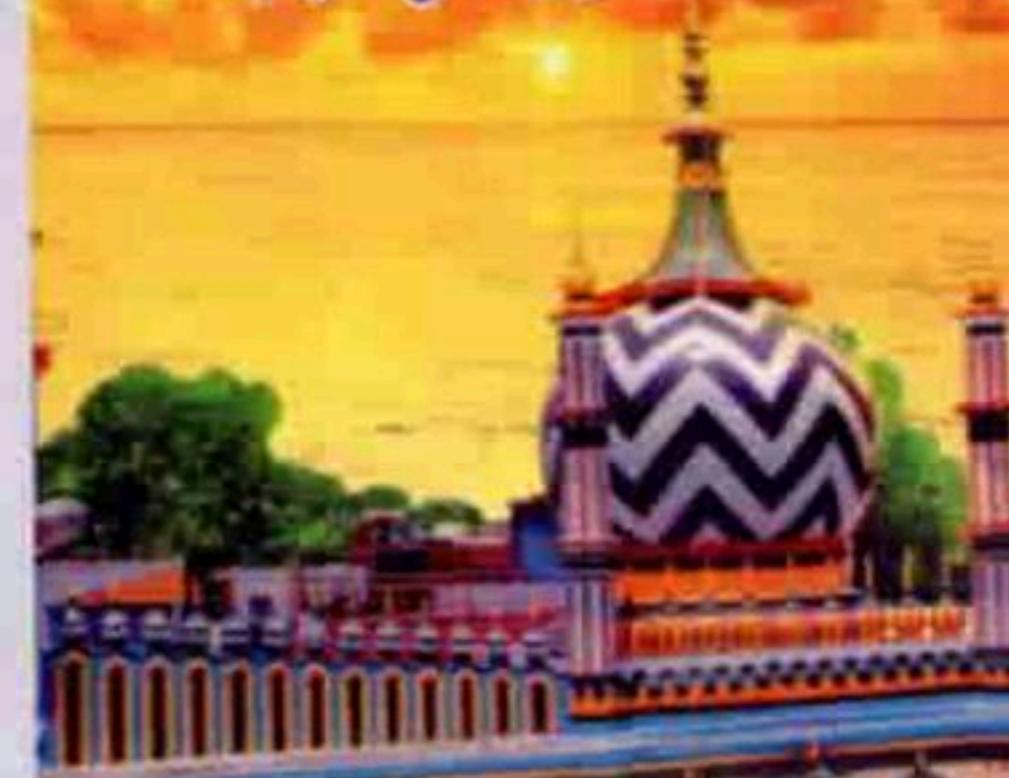


یہ اثر بے نہ کی مجھے زور کو ششش کی۔ یہی حضرت محمد دلخت تباہی اور امام احمد
دلالہ "دو قومی تحریر" پسے جس کی بنا پر پاکستان کا دھمکا اور قیام عمل میں آیا۔

امام حمد رضا تاں بیلیو ہی کو علیم سیا صنی ہیں کہاں تک کہاں حاصل تھا اور یہ علم کا پے کہاں سے حاصل کیا تھا ہے ورنہ سوادوت کے سلسلہ ہیں ایک واقعہ پر یہیں سر تما جھوٹ، جبکہ جلد امور کا شافعی حداب ہے :

ایک مرتبہ سیہ سلیمان اشرف ساہب بھاری پر و فیر ویبا اسی کا لمحہ
نے اعلیٰ حضرت کی خدمت ہیں اس مخصوص کام خدا کر کے ڈاکٹر سر نیاں العین حسابت
جو علم ریاضی ہیں جو من، (الجیانہ وغیرہ) علاوہ کی ڈیگریاں اور تعدد جات حاصل
یکھے ہوتے ہیں، ہر سر سے حضور کی ملاقات کے شائق ہیں۔ پھر جو لکھوڑہ ایک
جیتوں میں ہیں، اس لیے آپ کی خدمت ہیں آئندہ ہوتے ہیں۔ موسیٰ کرتے ہیں
یعنی اب پیر کرنے اور اپنے اشتیاق ملاقات کے سبب صاف چونکے ہے
آمازہ چوپکے ہیں، لائنا اگر فوج پیچیں تو اُسکیں بار بار یقین کا موقع دیا جاتے ہے۔
اعلیٰ حضرت نے حضرت ہود لاجا کو وجہ اپنے سیجا کرو جو بلا تخلیف تشریعت کے آئیں پیش
دوپاد روز کے بعد ڈاکٹر سر نیاں العین بھی پیچ کر اعلیٰ حضرت کی پار گاہ ہیں صاف
ہوتے۔۔۔ نماز کے بعد دو رات غستگر ہیں اعلیٰ حضرت نے ایک علمی رسالہ
پیش کیا، جس کو دیکھتے ہیں ڈاکٹر سابق حیرت و استعیاب ہیں ہو گئے اور یوں
کہ ہیں نے وسیم کو سائل کرنے کے لیے بار بار غیر علاوہ کے سفر کیے لگر یہ
باتیں لیں گے سائلہ ہے گھوٹیں۔ ہیں تو اپنے آپ کو وسیم وقت پاکل طائفہ مکتب
کچھ بھاگھوں، مہر مانی فرمائیں کہ وسیم نہ میں آپ کا استاذ کون ہے؟
اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ **سر کوئی است و نہیں ہے** جس نے اپنے والد ماجدہ
بلیہ الرحمہ سے محبت و تعریفی، خرب اور تیسم کے پار رقاحدے صرف اس لیے
یکھے پہنچنے کے لذکر کے مسائل میں اُن کی حضورت شیخ قطب سے۔ شرعاً چشمیں

مأحمد رضا

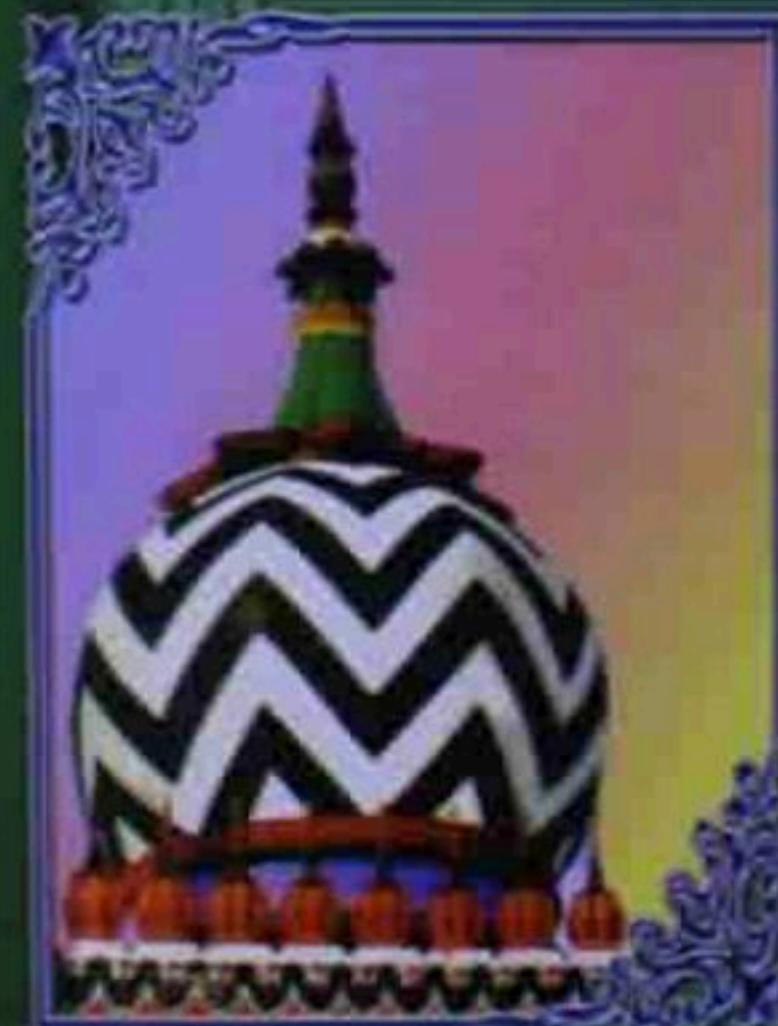


چیلنج لفظ

۶۔ پت ۱۹۷۰ء، جس کو اس کے زمانہ قیام سے دوسرے دعویٰ

مکالمہ عجیب رہا کہ بڑا ایکٹ آشی مرا سدا ہے اور جس میں تحریر تھا کہ ارکین محبس نہائی تھی اسی جسی
ویکٹ محمد نہ متفاہ است میتوان اناوارتہ اشائیں ہو تو اسے جس دن، فاضل بر جو سی پر چنانچہ بیہمہ
ویکٹ اپنے نہایین شادیں ہوں گے اسیلے فاضل بر جو سی اسے کسی اپنے پر چنانچہ تحریر نہ
کیا جائے۔ پچھوڑد پسند ہتا ہے اندر خدا بیہماں پوری نے تھی ایکٹ فاضل سے کی تھی۔
بعد، مذکور تھی کی وجہ سے رافعہ نے مدد بنت چیلنج کردی تھی مگر اندر خدا۔ پت ۱۹۷۰ء
پر چنانچہ تھا خدا بیہما۔ چنانچہ ان اوقیانہ بنت کی محبت دو تسلیم اور فاضل بر جو سے اپنے کے
تمثیل خاتر تھے مجید و کریم کو کچھ کہا جاتے۔ چنانچہ تھا خدا بیہما کو انتخاب کی، بعد مدد بنت کی
ویجستہ اس کا نام بیہما بنا فاضل بر جو گیا۔ پھر کوئی اپنے کی گوشش کی اور بیفیضہ با کر کے فو بیڑہ تھی
میں صد۔ مکالمہ عجیب رفت! کل خدمت ہیں ارسال کر دیا، موصوف نے چند بیڑہ میں انسانوں
سینگھری اور ۱۰۰ میں معاشر دا پس ارسال فرمادیا، چنانچہ یہ اتنا تھی کہ۔ یہی سے اور حسب مذکور
ہے پسہ سعیم محمد سعیم امر قسرتی کی خدمت ہیں ارسال کر دیا گیا جو اپنے دینی تواریخ میں ہے۔

فاضل بر جو سی سعیم امر قسرت اپنے جد کے میل انقدر عامہ تھے اور علمی حلقوں میں اب تک
سچے نہادت نہ کرایا جا سکا۔ جس بد تعلیم بالغ طبقہ تو بڑی حد تک باقاعدہ اور بہتر ہے چنانچہ ایک
جیسیں بھماں یہ راقمی سیں موجود تھا ایک فاضل نے فرمایا کہ موبینا امسد فسانش کے
دیرو تو فرمایا وہ تزمیں ہیں۔ گوہا اپنے بیہماں کے چیزوں اتنے اتنا اندھہ اتنا ابہ راجون۔



لارامسون، ۱۸۵۷ء
لارامسون، ۱۸۵۷ء

فاضل بریلوی کا کوئی استاد نہیں تھا اور علمی حلقوں میں انگلی پچان جاہلوں کے پیشووا مشہور تھی یا ورکھیں

یہ کسی عام بندے کی تحقیق نہیں بلکہ دین رضا میں اس (پروفیسر
ڈاکٹر مسعود احمد) کو ماہر رضویات کا لقب ملا ہے
دین رضا کے بانی اور پیر و کاروں کا ایک مخصوص طریقہ واردات ہے کہ یہ
پینا من چاہا مطلب نکالتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ کو دوسروں کے سر
خوب پتے ہیں

معتبر ترین بریلوی مفتی مظہر اللہ صاحب اپنے فتاویٰ میں ایک مثال دیتے ہیں جو دین رضا والوں کی بہترین ترجیحانی کرتی ہے

بریلوں کا خوبصورت طریقے سے دوسروں پر
تمہت لگا کر گتاٹی کرنے کا طریقہ

۱۹۴

ذمہ۔ اُن حضرت مددیعۃ الرشی انشد تعالیٰ عنہا کی محنت میں ایسے اشعار بھی ہیں جن پر نظر کرنا اُن کو ہی سانپند
جیسے چکنگا درد کی آفتاب کا دیکھتا اس میں حضرات شیخین کی متقبتیں بھی میں اھان پر فظر کرنا تو ان کے سے
ہیں ہے جیسے سوت کے فرشتے کو ملا خدوں کی، تو اگر زید ایسا ہوتا تو خود ہی کیوں اس کو ملیح کر اکر شاشی کرنا۔ احمد
جس خاص طبقہ کی طرف اشارہ ہے، اس میں اگر وہ خصوصیت سے شاشی کرنا تو وہ تو اس کی جانب کوہ جہت
مفترض یہ خیال ہیں آپ کا کچھ معمولیت نہیں رکھتا۔ میرے تزویہ کا مل چیز یہ ہے کہ اس کتاب (حدائقِ خیال
حصہ سوم) میں جہاں بزرگوں کی متقبتیں ہیں وہاں بعض کی نہستیں بھی ہیں، پس جن لوگوں کی نہستیں ہیں
اُن سے تسلیح رکھنے والوں کے لئے اس کتاب کا وجود کھٹکا ہے، وہ صفحہ ہستی کے اوپر اس کا وجود
دیکھتا ہی نہیں چاہتے، یہی وجہ ہے کہ باوجود دیکھ یہ اشعار اس دیوار اس سے نکال دیئے گئے، لیکن کہا جاتا ہے کہ اس
پر ہیں، اطمینان نہیں، پوری کتاب تلفت کی جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تو اور کی ہے کہ ہمارا متصدیان اشعار
کا نکلو ا نہیں ہے، بلکہ ہمارا متصدی تو کچھ اور ہے جس کی ہم زبان سے ادا نہیں کر سکتے، اس عرصہ پر ہم بھی کامیاب
ہوں گے جب پوری کتاب تلفت کی جائے گی۔ اسی طرح خود زید سے بھی محض اُن اشعار کی وجہ سے مخالفت
نہیں ہے مدت اُن اشعار کے نکال دیئے گئے سے یہ حقائق ختم پوجا قی پنکڑ جن لوگوں کی یہ لوگ مدت تُ سنی
نہیں چاہتے، غالب یہ ہے کہ زید سے اُن کی شان میں کچھ گستاخی صادر ہوئی رہی ہوگی۔ اگر یہ حقیقت
ہے تو مستوفیں کو صفائی سے اس کا خلبار کرنا چاہیے، مجھے امید ہے کہ اس سورت میں کوئی مسدود یہ
قائدِ محاصل ہو سکے گا۔ آپ جو کچھ میں نہ عرض کیا اس کی سلسلی میں اپنے سوالات کا جواب ملاحظہ فرمائیں
(۱۵)، جب یہ ثابت کیا جا چکا کر یہ شخص میں زید حضرت صدیعۃ الرشی انشد تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے
اور ان کی اہانت کرنے سے بری ہے، اور اس نے جو اپنی برتریت کے وجوہ پیش کئے ہیں، اس کے صدق
پر تحریات مٹا ہیں تو اب اس کی طرف اہانت کی نیت محض اس پر تہمت ہے جو حقیقت میں اہانت
کرنے والا وہ شخص جو زید کی طرف تہمت کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی شادی میں یہ اشعار کہہ ہے۔
اس نے کسی کی اہانت کرنے کا ایک یہی طریقہ ہے اور یہ اخوبصورت کر اپنے کو اس کا خیرخواہ
اور غم خوار خلی پر کرتے ہوئے اور دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ فلاں شخص اپ
کو ایسی ایسی قصیں گایاں جیتا ہے، اس طریقہ سے دو گھاٹیں دے کر اپنادل بھی شنڈ اکر لیتا ہے اور
ظاہر میں اس کا خیرخواہ بھی بناتا ہے، پس صورت میں اس ہی دوسرے شخص پر قویاً اور جناب
صدیعۃ الرشی انشد تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں مقدرت احتیاط سے معاافی حاصل کرنا ضروری ہے کریم دوہرے
تپرے اشد صورجہ کے گناہ کا مرتكب ہے۔ لغوار تعالیٰ :-

ومن يكتب خطبۃ او اشاعت میر مردیہ برسیا فقد احتمل بھتانادا اہمیتیا
کچھ اقور میں زید سے جس قدر نسلی و اقتصادی ہوئی ہے، اس سے اس کو اقرار ہے اور اس سے جس

۱۰۷۔ میں علیہ الہم سالِ ذکر اُن کتب نہ پڑھ لے تک میں
۱۰۸۔ بے دوگا؛ علم والوں سے پوچھو اگر تبیں عمر نہیں فیض

بعد اول و دوم و سوم

100

پروفیسر دا سرگزیر ٹاؤن احمد
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۹۴۵ء۔ ۲۰۰۷ء

اب تک کی کار گزاری میں اتنا تو واضح ہو چکا کہ دین رضا کے بانی اور پیر و کاروں کا طریقہ واردات کیا ہے اب آتے ہیں۔

تصویر کے دوسرے رخ کی طرف یعنی (صاحبزادہ مصطفیٰ رضا خان) کی طرف جو باپ سے بھی دو قدم آگئے ہے

بریلویوں کا عقیدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو کیڑے کھا جاتے ہیں
(معاذ اللہ)

بریلوی حضرات دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لے لیں۔ چنانچہ بریلوی مولوی ابوالحسنات قادری حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ:

حدیث میں ہے کہ چار ”ہزار“ کیڑے آپ کے جسد مبارک میں پیدا ہو گئے اور وہ اعضاء ”مبارک کو کھاتے“۔ (اوراق غم، ص ۳۷)۔

یہ بات تودرست ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام پر اللہ کی طرف سے ایک آزمائش آئی تھی مگر یہ بات بریلوی حضرات کے ذمہ ہے کہ وہ کسی صحیح منفوع حدیث سے ثابت کریں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بدن مبارک کو چار ”ہزار کیڑے“ کھاتے تھے۔ حیرت ہے کہ حدیث میں تو ہے کہ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء کہ اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے مگر بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اس اللہ نے کیڑوں کیلئے یہ بات حلال کر دی تھی معاذ اللہ۔

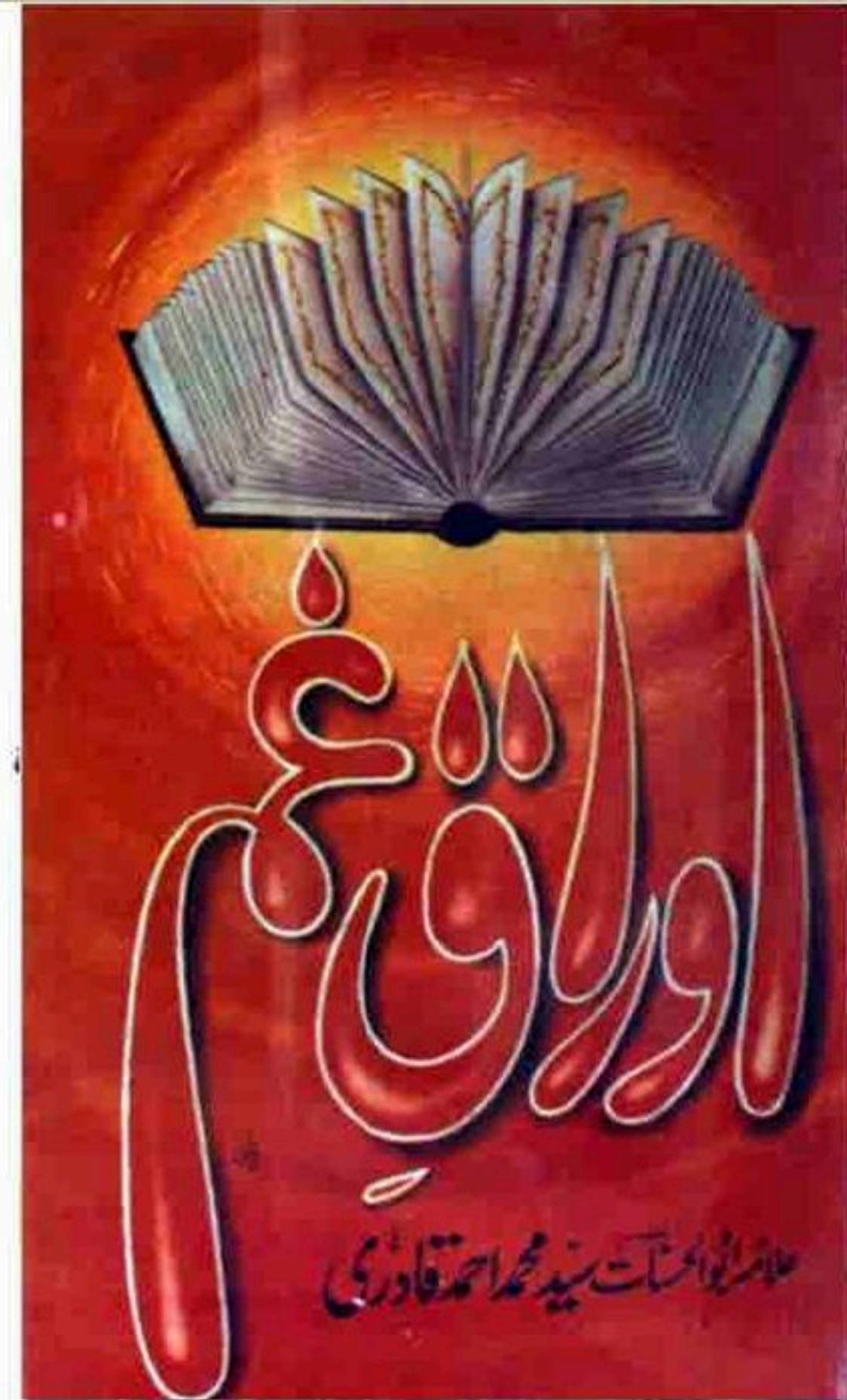
تفویۃ الایمان پر اعتراض کرنے والوں کو کیا اپنے گھر کی یہ گستاخی نظر نہیں آتی۔

حضور! سیل دیریا آیا اور تمام بکریوں کو بہانے گی۔ ابھی آپ جواب دیتے۔ پاتے تھے کہ دوسرا آیا اور وہ کہ کہار کہ اچانک یادِ کرم نے تمام اُوتھ ملاک کر دیتے۔ یہ شن ہی رہے تھے کہ محافظان یا غیرِ حنفی اور کپڑے پھاڑتے ہوئے پکارے۔ کہ حضور ابھی کمی گزی اور تمام درختوں کو جلا گئی۔ آپ یہ سب واقعات نہایت اطمینان سنتے رہے اور زبان بسارک پر شکر اللہ اور یحیٰ و تہذیل جاری کرتے رہے کہ اتنے میں صاحبزادگان کا آتمانیق سید کو مٹا ہوا آیا اور یحیٰ مار کر پکار کہ اے یقین بر خدا گیارہ صاحبزادے جو ہمایت میں گئے تھے۔ اچانک صاحب خانہ کی چھت گزی اس میں درپ گئے۔ بعضی لقرہ مندر میں لے رہے تھے اور بعضی پانی نی رہے تھے۔ اس کو شن کر حضرت ایوب کچھ مرض طلب ہوئے۔ مگر علی الفور سجدے میں گر گئے اور ہمت کر کے فرمایا کچھ پرواہ نہیں۔ اگر مجبوب حقیقی کی محیت دل میں ہے تو سب کچھ ہے۔ شعر

اگر یحیٰ = باشد = پذیریا = بعثۃ

چوں تو دام ہمس دارم دگرے یحیٰ ناید
جب مال و منال کا یہ حشر ہو چکا۔ تو انوار و اقسام کی یہ دش آپ کی ذات
کے ساتھ مخصوص ہوئیں۔ حدیث میں ہے۔ چار ہزار کپڑے آپ کے جسد بسارک
میں پیدا ہو گئے۔ وہ اعضاء بسارک کو کھلتے۔ ابیل شہر تے آپ کو بیرون شہر کو
کر دیا۔ آپ نہیں شہر میں حمدہ بیوت پر ماسور تھے۔ آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔
جس کو صاحب تقبیہ حستی سودہ ایسیاں میں نقل فرمائے ہیں۔
ایوب بن اموض بن نازخ بن هشم بن عیض بن الحنفی بن ابراہیم علیہ السلام۔
آپ کے ساتھ صرف آپ کی یہوی رسم تھیں۔ یا افرادِ ایں یو سمعت راجیرت نیشا بن
یوسف تھیں۔ یہی آپ کی خدمت کرتیں۔

ذہن و احسانات نیز محمد احمد قادری



**ابوالحسنات قادری صاحب نے تو صرف حدیث مبارکہ پر جھوٹ
بولا مگر اعلیٰ حضرت تو بقول رضا خانی مقصوم عن الخطأ ہیں اسی
کتاب احکام شریعت مقدمہ صفحہ ۲۷ حوالہ اوپر گزر چکا اور اس
کتاب کے اندر قرآن اور حدیث مبارکہ پر بھی تہمت لگائی وہ بھی
جھوٹی**

**صاحبزادہ مصطفیٰ رضا خان نے جو حدیث مبارکہ کا مفہوم حکم حضرت شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کی وہ (مصطفیٰ رضا) تو مر گیا
رضا خانی امت ان روایات کو دریافت کر سکتی ہے قرآن و حدیث سے**

مسئلہ ۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی منڈائے اور حجتی کرنے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں۔ اس کے چیچپے تماز قرض خواہ تراویح پڑھنا چاہیے یا نہیں۔ حدیث شریف میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا۔ یعنی توجہ دا۔

الجواب: داڑھی منڈائے اور کترانے والا فاسق ملعون ہے۔ اسے امام بنانا کناہ

<https://archive.org/details/@zohailhasanattari>

184/329

<https://ataunnabi.blogspot.in>

۱۸۳

بے فرض ہو یا تراویح کسی تماز میں ابے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غصب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعید میں دارد ہیں۔ قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مسئلہ ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہوئی چاہیے؟ یعنی توجہ دا۔

الجواب: حشوڑی سے یخچے چار انگل چاہیے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مسئلہ ۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلوع آفتاب سے کتنی دیر یعنی تماز قضائی ہنے کا حکم ہے۔ یعنی توجہ دا۔

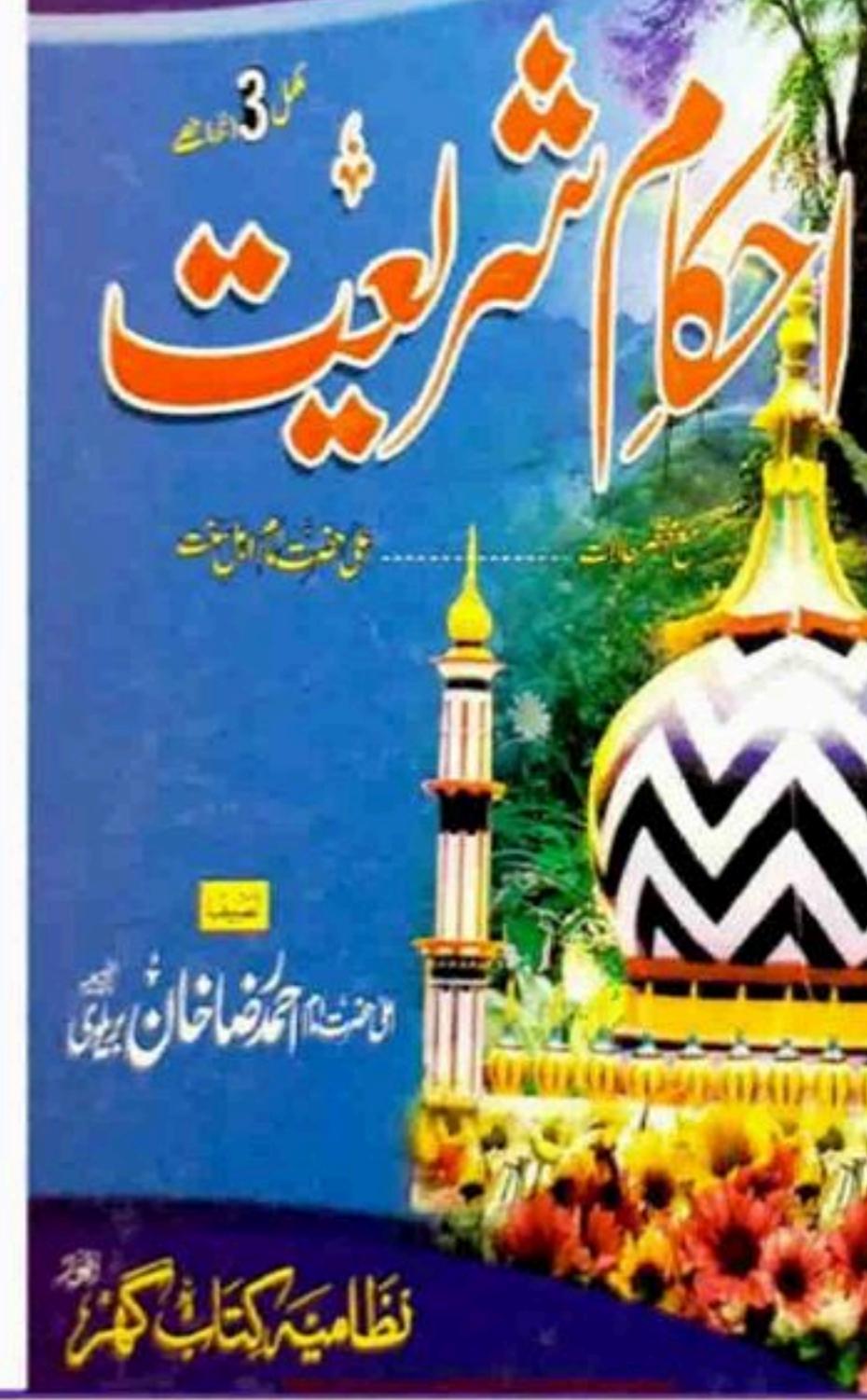
الجواب: طلوع کے بعد کم از کم ۲۰ مسٹ انتظار واجب ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مسئلہ ۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبروں کا پختہ بنانا رہا ہے یا نہیں؟ یعنی توجہ دا۔

الجواب: میت کے گرد پختہ ہوا و پر کا حصہ پختہ کر دیں تو حرج نہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مسئلہ ۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سی مسلمان کی وہابی یا یہودی یا نصرانی یا کسی کافر سے بات چیت کرے یا کسی کے پاس بیٹھے یا تو کری کرے تو یہ مسلمان کافر ہو گیا یا نہیں اور اگر کافر ہوا تو دوسرا شخص اس کو کافر کہے۔ اس کیلئے کیا حکم یہ؟ یعنی توجہ دا۔

الحمد لله۔ کافر اسلو، غیر مرتد کو توکری، جس، میر، کوئی، امر نہ حاصل۔ ش ۶، کرنا۔ نہ۔



جھوٹ نمبر ۱: احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ
حدیث میں اس پر غصب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعید میں دارد ہیں

جھوٹ نمبر ۲: قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا

اگر رضا خانی امت واقعی ہی حقیقتاً ایماندار ہے تو مصطفیٰ رضا خان
کی بیان کردہ حدیث مبارکہ کی وجہ سے ان پر فتویٰ دے
جنہوں نے واضح طور پر قرآن اور حدیث مبارکہ پر جھوٹ بولا

ان پر جنہوں نے جھوٹ بولा اور جو تقیہ کرتے ہوئے ان کذابوں

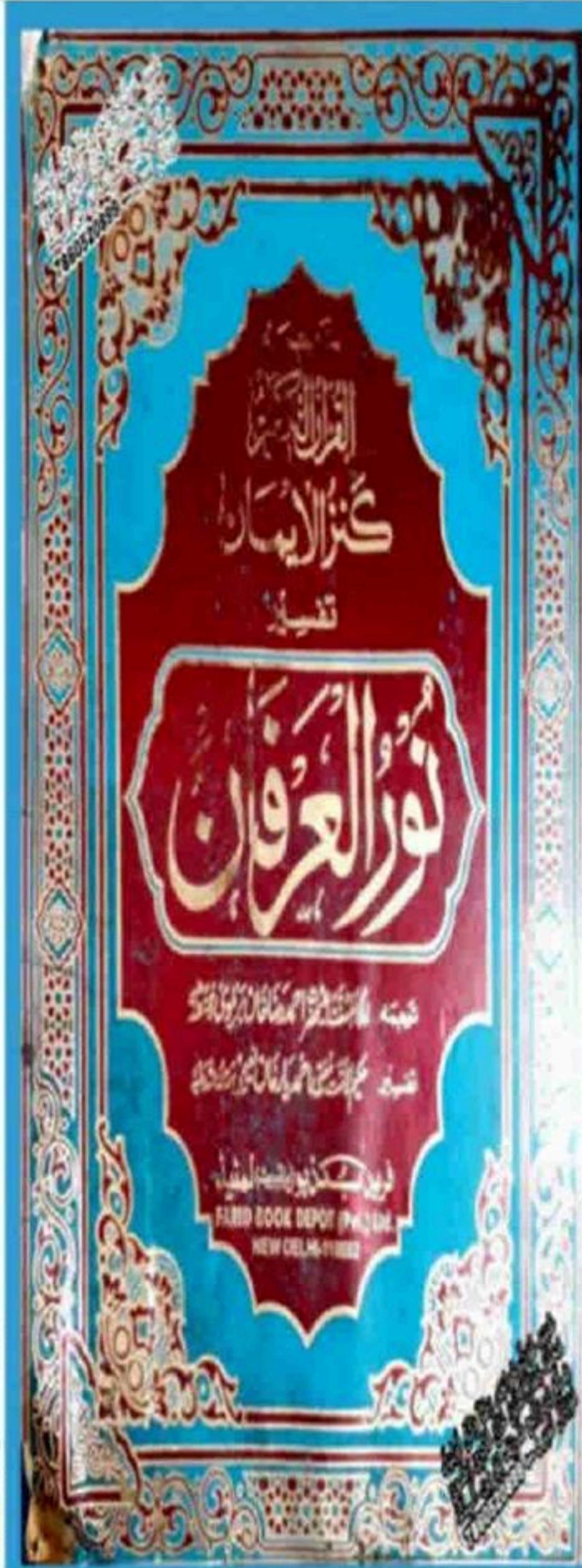
پر فتوی شہدیں

اب آتے ہیں اصل مسئلے کی طرف

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی لکھتے ہیں

لَهُمْ إِسْرَارًاٌ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ وَأَسْتَكِنْ إِنَّهُ كَانَ عَفَارًاٌ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَادَتْ مُرَبَّعَةَ سَادَتْ مُرَبَّعَةَ بِسْمِ
يَوْمِ سَلِيلِ السَّمَاءِ عَلَيْكُمْ هِئَدَرَارًاٌ وَيَمْدُدُ لَكُمْ بِاَمْوَالٍ
ثُمَّ يَرْجِعُهُمْ بِهِ شَرَفَتْهُمْ بِهِ شَرَفَتْهُمْ بِهِ شَرَفَتْهُمْ بِهِ شَرَفَتْهُمْ بِهِ شَرَفَتْهُمْ
وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَلَّتْهُ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًاٌ
بَشَارَتْهُمْ سَدَدَ كَرِيجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ
مَا أَكْلُكُمْ لَا تَرْجُونَ يَلْهُ وَقَارًاٌ وَقَدْ خَالَكُلُّهُمْ أَطْوَارًاٌ
تَبَسَّى كَيْدُهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ بُورَجَاتْهُمْ
أَكْهَرَتْهُوا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبِيعَ سَهْمَوتْ طَيَّابًاٌ وَجَعَلَ
بَنِينَهُمْ كِيَامَهُمْ دَيْكَتْهُمْ بَنِينَهُمْ كِيَامَهُمْ دَيْكَتْهُمْ بَنِينَهُمْ
الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًاٌ وَجَعَلَ الشَّمْسَ يِسَارًاٌ وَاللَّهُ

نے تکہت بارش کی سکی نہ ہے اور اسی نے اپنے سب کو انتشار کا صدر دیا۔ مودودی آئندہ سے انتہا تک فرما دیا۔ کچھ بارش کی سکی نہ ہے اسی نے تکہت میں یہ اوارہم ہے اسی تکہت کی انتہا تک اس کو انتشار کا صدر دیا۔ مودودی آئندہ سے انتہا تک فرما دیا۔



تمہارے اجزاء بدن کو مٹی میں ملا دے گا۔ خواہ دفن ہو کر، خواہ آگ میں جل کر یاد ریا میں ڈوب کر یا جانوروں کی غذابن کر لے ڈا آیت پر کوئی اعتراض نہیں
اب اس سارے حوالے جات کو سامنے رکھتے ہوئے خود پانی دین رضا کا فتوی بھی ملاحظہ فرمائیں
(فتاوی افریقیہ مسئلہ نمبر ۶۳ صفحہ نمبر ۸۲)

خادی افیڈ

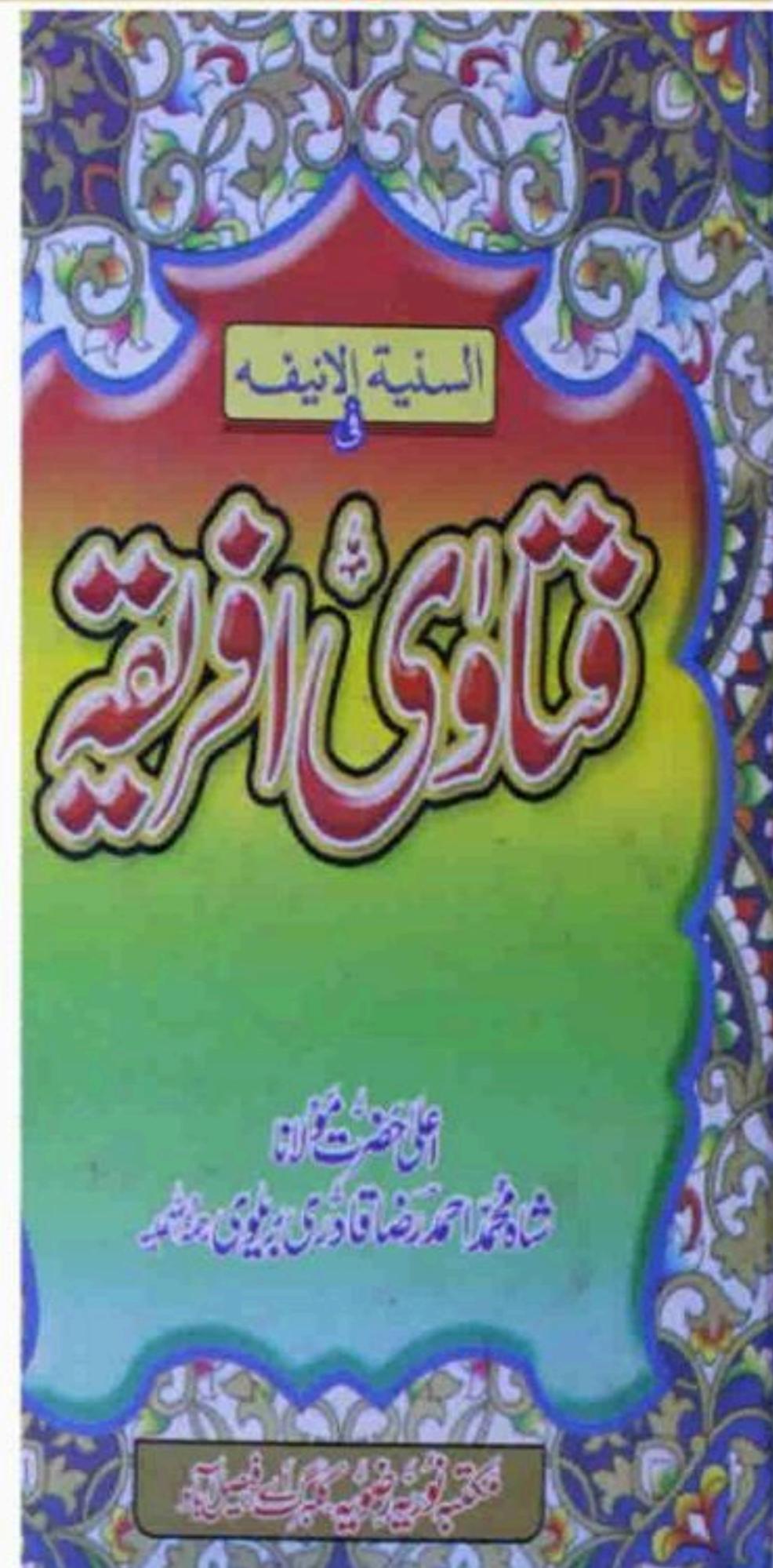
مسئلہ ۶۲: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ پیغمبر اللہ نے مجھے اپنے قور سے پیدا کیا اور میرے قور سے سارے جہاں کو۔ زید نے سوال کیا وہ تو رحمدی ﷺ کتنا بڑا ہو گا فقیر نے جواب دیا اس میں کوئی شک ہے ایک شمع روشن کرو اور پھر لاکھوں کروڑوں شمعیں اس سے روشن کرلو اس کا تور کم نہیں ہوتا ایسا ہی تور محمد ﷺ کا تور پاک کم نہیں ہوتا۔

الجواب: زید کا اعتراض جاہل اہ و اور سائل سلمہ اللہ تعالیٰ کا جواب صحیح و عالمانہ ہے و اللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۳: حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کی پیدائش جس زمین کی مٹی سے ہوتی ہے وہاں آدمی دفن ہوتا ہے زید سوال کرتا ہے یہ کیسے بن سکتا ہے کہ آدمی صحبت اندر ہری رات میں کرتا ہے اور حمل قرار پانے کا کچھ وقت معلوم نہیں تو اس وقت کیسے مٹی ماں کے شکم میں بچہ دان میں پہنچ سکتی ہے فقیر نے کہا میاں کیا اللہ عزوجل کو اتنی قدرت نہیں کہ زمین سے مٹی اٹھایوے یا بذریعہ ملک اس ساعت میں بچہ دان میں پہنچا دے۔

آدم سر دت پا ب دگل داشت کو حکم بملک جاں ددل داشت

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے منہا خلقنکم و فیها نعید کم و منہا نخر جکم تارہ اخڑی ۰ زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر بجا میں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ ایونجم نے ایو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مامن مولود الا و قد ذر علیہ من تراب حفرتہ کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑ کی ہو۔ کتاب الحقيقة والمعترق میں عبید اللہ بن سعود سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مامن مولود الا و فی سرتہ من تربیۃ التي خلق منہا حتی یدخلن فیہا دانًا و ایوبکر و عمر ایک مٹی سے خلقنا من تربیۃ واحدہ فیہا ندخلن ہر مولود کی ناف میں اس کی قبر کی مٹی ہوتی ہے جس سے اسے پیدا کیا اور اسی میں وہ دفن ہوتا ہے اور میں اس کی قبر کی مٹی سے بے اسی میں دفن ہوں گے۔ امام ترمذی حکیم عارف تو اور میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کہ فرشتہ جو رحم زن پر موقل ہے جب نظر رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لے کر



دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت
فیصلہ آپ عوام پر چھوڑتے ہیں